از عدالتِ عظمیٰ

اندر منی کیرتی پال

بنام

دی یونین آف انڈیا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 06 فروری 1996

[کے راما سوامی، بی ایل ہنسریا اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ایکٹ، 1985:

دفعہ 5 - ترقی سے متعلق معاملہ - واحد رکن - آیا اس معاملے کا فیصلہ ہو سکتا ہے - قرار پایا کہ، چونکہ ٹریبونل کئی اراکین پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے ایک رکن پر مشتمل بنچ بھی بعض معاملات کو نمٹانے کا اہل ہو سکتا ہے - معاملے کو قابلیت پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا - لہذا ناکام فریق کے لیے یہ استدعا کرنا کھلا نہیں ہے کہ سنگل رکن کے پاس اس مسئلے کا فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے یا یہ کہ حکم دائرہ اختیار کی ابتدائی کمی سے دوچار ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 21870، سال 1993۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے او اے نمبر 648، سال 1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے دنیش کمار گرگ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

درخواست گزار نے دائرہ اختیار کا مسئلہ اٹھایا ہے۔ ٹریبونل کے فاضل واحد رکن نے 11 مئی 1993 کے حکم نامے کے ذریعے او اے نمبر 92/648 میں درخواست گزار کی درخواست کو خارج کر دیا ہے۔ فاضل وکیل شری ڈی کے گرگ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ایکٹ، 1985 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 5 پر انحصار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ واحد رکن کو درخواست گزار کی ترقی سے متعلق معاملے کا فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ اس کا معاملہ یہ ہے کہ اس نے محکمہ میں نیم ہنر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مند کارکن کے طور پر شمولیت اختیار کی اور بعد میں دہرادون میں OEP کی خالی جگہ کے خلاف اسسٹنٹ اسٹور کیپر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ جب ان کے جونیئرز اور سینئرز کو بھی OEP دفعہ میں ترقی دی گئی تو انہیں OEP دفعہ میں اعلیٰ عہدے پر تقرری کے لیے غور کرنے کے اپنے حق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے الگ کیا گیا۔ جواب دہندگان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ مینٹیننس حصے میں تھا، حالانکہ ابتدائی مرحلے میں جب OEP دفعہ ایک سیل تھا تو اس نے اس میں کام کیا تھا۔ اس لیے وہ غور کیے جانے کے اہل نہیں تھے۔ دیگر ان تمام عہدوں کے ساتھ آرڈیننس فیکٹری میں منتقل کر دیا گیا جب کہ وہ مینٹیننس حصے میں رہے۔ نتیجے کے طور پر، انہوں نے ایک ذمرہ تشکیل دیا، جس میں درخواست گزار ایک الگ ذمرہ تھا۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا ٹریبونل کا فاضل واحد رکن معاملے کا فیصلہ کرنے کا اہل تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ رکن کے پاس اس معاملے کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار اس وجہ سے تھا کہ یہ دائرہ اختیار کی ابتدائی کمی کا معاملہ نہیں ہے۔ بلاشبہ، ٹریبونل کے نائب چیئرمین کو دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کے عمل کے ذریعے مقدمات کی درجہ بندی کرنے اور مقدمات کے آسان نمٹارے کے لیے بنچوں کے بیٹھنے کے انتظامات کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؛ اور اس نے اسی کے مطابق حکم دیا تھا۔ ذیلی دفعہ (2) مقدمات کے مختلف زمروں کی گنتی کرتی ہے جنہیں اراکین نمٹانے کے اہل ہوں گے۔ جب اس کا ممبر یہ طے کرے گا کہ کون سا معاملہ انتظامی سہولت میں سے ایک ہے؛ اس کا تعلق اس کے دائرہ اختیار سے نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ضابطہ اخلاق دیوانی کے دفعہ 21 کے تحت مالی یا علاقائی دائرہ اختیار سے متعلق اعتراضات کو جلد از جلد اٹھایا جانا چاہیے اور اگر فریقین استدعا کرنے اور اعتراض اٹھانے سے گریز کرتے ہیں، تو بعد کے مرحلے میں، ناکام فریق کو دائرہ اختیار کی کمی کو اٹھانے سے روک دیا جائے گا۔ چونکہ ٹریبونل کئی اراکین پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے ایک رکن پر مشتمل بنچ بھی بعض معاملات کو نمٹانے کا اہل ہو سکتا ہے۔ اس معاملے کا فیصلہ اس نے قابلیت پر مقدمے پر غور کرنے کے بعد کیا ہے، اب یہ ناکام فریق کے لیے یہ استدعا کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے کہ ممبر کے پاس اس معاملے کا فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے کہ حکم دائرہ اختیار کی ابتدائی کمی سے دوچار ہے۔ یہ معاملے کا فیصلہ کرنے والے رکن کے دائرہ اختیار کو چھوئے بغیر معاملے کو غلط طریقے سے نمٹانے کا معاملہ ہو سکتا ہے۔

ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ مداخلت کی ضمانت دینے والے دائرہ اختیار کی کوئی کمی ہے۔ اس کے مطابق درخواست خارج کر دی گئی۔

درخواست خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document